Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 21

غزل (احمد فراز)

Urdu Class 11 Lesson 21: Ghazal (Ahmad Faraz)

احمد فراز • خوابِ گل پریشاں ہے • مراعات النظیر • مزاحمتی شاعری • ردیف و قافیہ

© freebooks.pk — Original educational content
Free notes: freebooks.pk

سبق 21: غزل (احمد فراز)

Urdu Class 11 Lesson 21: Ghazal (Ahmad Faraz)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے اکیسویں سبق پر مبنی ہیں، جس میں احمد فراز کی مشہور غزل شامل ہے۔ یہ غزل ان کے مجموعے 'خوابِ گل پریشاں ہے' سے لی گئی ہے اور اس کی ردیف 'جاتے' ہے۔

اس غزل میں محبوب کی بے رخی کا شکوہ بھی ہے اور شکوہ کرنے کے بجائے عمل کا پیغام بھی؛ ہجر کی اذیت بھی ہے اور ظلم کے سامنے مزاحمت کا جذبہ بھی۔ نوٹس میں شاعر کا تعارف، شعر وار تشریح، مرکزی خیال، صنعتِ مراعات النظیر، مردف اور غیر مردف غزل کا فرق، ردیف و قوافی، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

تدریسی مقاصد

- طلبہ میں شعر و ادب کی صلاحیت پیدا کرنا اور تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنا۔
- طلبہ کے جذبات کی اصلاح کرنا اور فکری بالیدگی پیدا کرنا۔
- طلبہ میں شعر کی تفہیم، تجزیہ اور تنقیدی صلاحیتیں پیدا کرنا۔
- طلبہ کو احمد فراز کی شاعری کے مختلف سماجی، ثقافتی اور سیاسی موضوعات سے آگاہ کرنا۔

شاعر کا تعارف

پاکستان کے نامور رومانوی شاعر احمد فراز کا اصل نام سید احمد شاہ اور تخلص فراز تھا۔ وہ صوبہ خیبر پختونخوا کے شہر نوشہرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سید محمد شاہ برق بھی فارسی زبان کے ممتاز شاعر تھے۔ ایڈورڈز کالج پشاور میں طالب علمی کے زمانے ہی سے شعر و ادب کی دنیا میں قدم رکھ چکے تھے اور فیض احمد فیض اور علی سردار جعفری جیسے ترقی پسند شعرا سے بہت متاثر تھے۔

انھوں نے پشاور یونیورسٹی سے اردو اور فارسی میں ایم اے کیا اور کچھ عرصہ اسی یونیورسٹی میں اردو زبان و ادب کی تدریس سے وابستہ رہے۔ ان کی شاعری میں غمِ دوراں اور غمِ جاناں یک وقت ملتے ہیں۔ وہ سماجی ناانصافیوں کے خلاف ہر دور میں بغاوت کا علم بلند کرتے رہے اور اس کی پاداش میں کئی بار قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔

احمد فراز مختلف اہم سرکاری عہدوں پر فائز رہے؛ اکادمی ادبیات کے بانی ڈائریکٹر جنرل اور بعد ازاں اس کے چیئرمین رہے، نیز نیشنل بک فاؤنڈیشن کے چیئرمین بھی رہے۔ شعری مجموعے: تنہا تنہا، جاناں جاناں، دردِ آشوب، خوابِ گل

Free notes: freebooks.pk

پریشاں ہے، نایافت اور شب خون وغیرہ؛ تمام کلام 'شہرِ سخن آراستہ ہے' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اعزازات: آدم جی ادبی انعام، کمالِ فن ایوارڈ، ستارۂ امتیاز اور ہلالِ امتیاز۔

فنی محاسن اور اصطلاحات

صنعتِ مراعات النظیر

شعر میں ایسے الفاظ لانا جو ایک ہی رعایت یا قبیل کے ہوں؛ جیسے اقبال کے ایک شعر میں ناخدا، بحر، کشتی اور ساحل۔ اس غزل کے دوسرے شعر میں ظلمت، شب، شمع اور جلانا؛ چوتھے شعر میں مقتل اور پابجولاں۔

ردیف و قوافی

ردیف: جاتے؛ قوافی: جاتے، آتے، جلاتے، جاتے، گاتے، نبھاتے (آواز 'اتے' مشترک)۔

مردف اور غیر مردف غزل

جس غزل میں قافیے کے بعد ردیف ہو اسے مردف اور جس میں صرف قافیہ ہو ردیف نہ ہو اسے غیر مردف کہتے ہیں؛ یہ غزل مردف ہے۔

صنعتِ تکرار

'جاتے جاتے' اور 'آتے جاتے' کی تکرار مطلع اور تیسرے شعر میں روانی اور زور پیدا کرتی ہے۔

تضاد

'آساں' اور 'اک عمر لگی'؛ 'آتے' اور 'جاتے' کے ذریعے متضاد کیفیتوں کا بیان۔

مزاحمتی رنگ

چوتھا شعر انقلابی اور مزاحمتی ہے: زنجیروں میں جکڑے ہوئے بھی مقتل کی طرف خوشی سے جانے کا عزم۔

مطلع و مقطع

مطلع 'سلسلے توڑ گیا وہ سبھی جاتے جاتے...'؛ مقطع 'اس کی وہ جانے اسے پاسِ وفا تھا کہ نہ تھا...'۔

غزل کا تعارف

احمد فراز کی یہ غزل محبت اور زندگی دونوں کے بارے میں ہے۔ مطلع میں شاعر شکوہ کرتا ہے کہ محبوب جاتے جاتے سارے تعلق توڑ گیا، حالانکہ اتنی جان پہچان تو تھی کہ کم از کم آنا جانا رہتا۔ دوسرے شعر میں وہ اخلاقی پیغام دیتا ہے کہ اندھیرے کا رونا رونے سے بہتر ہے کہ اپنے حصے کا چراغ جلایا جائے۔

تیسرے شعر میں ہجر کی اذیت ہے کہ مرنا آسان لگتا تھا مگر جان نکلنے میں عمر لگ گئی۔ چوتھا شعر مزاحمتی ہے کہ اگر جشنِ مقتل برپا ہوتا تو ہم زنجیروں میں بھی ناچتے گاتے جاتے۔ مقطع میں شاعر خود کو نصیحت کرتا ہے کہ محبوب وفادار ہو یا نہ

Free notes: freebooks.pk

ہو، تمھیں اپنی طرف سے وفا نبھانی چاہیے تھی۔

شعر وار تشریح

شعر 1 (مطلع): سارے سلسلے توڑ گیا

شاعر شکوہ کرتا ہے کہ محبوب جاتے جاتے سارے تعلقات اور رشتے توڑ گیا۔ حالانکہ ہمارے درمیان اتنی جان پہچان اور میل جول تو تھا کہ کم از کم آنا جانا ہی رہتا۔ شاعر دوستی کے ختم ہونے کے بعد بھی رسمی تعلق کی خواہش اس بنیاد پر کرتا ہے کہ پرانے مراسم کا کچھ لحاظ تو رکھنا چاہیے۔

شعر 2: اپنے حصے کی شمع

شاعر کہتا ہے کہ رات کے اندھیرے کا گلہ کرتے رہنے سے کہیں بہتر تھا کہ ہم اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے۔ یعنی معاشرے کی برائیوں اور ناانصافیوں پر صرف شکایت کرنے کے بجائے ہر شخص کو اپنی استطاعت کے مطابق بہتری کے لیے عملی قدم اٹھانا چاہیے۔ یہ غزل کا سب سے نمایاں اخلاقی سبق ہے۔ ظلمت، شب، شمع اور جلانا میں مراعات النظیر ہے۔

شعر 3: آسان مرنا، طویل جان کنی

شاعر محبوب سے کہتا ہے کہ تیرے ہجر میں مر جانا بظاہر کتنا آسان تھا، پھر بھی جان نکلنے میں ایک عمر لگ گئی۔ جدائی کا دکھ اتنا شدید تھا کہ موت آسان لگتی تھی، مگر یہ دکھ آہستہ آہستہ ساری زندگی جان لیتا رہا۔ یوں ہجر ایک ہی وقت میں آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔

شعر 4: جشنِ مقتل

شاعر کہتا ہے کہ افسوس جشنِ مقتل ہی برپا نہ ہوا، ورنہ ہم بھی زنجیروں میں جکڑے ہوئے سہی، ناچتے گاتے مقتل کی طرف جاتے۔ یعنی حق کی خاطر جان دینے کا موقع آتا تو ہم خوشی سے قربانی دیتے۔ یہ شعر انقلابی اور مزاحمتی ہے؛ ظلم کے مقابلے میں بے خوفی اور جذبۂ قربانی کو ظاہر کرتا ہے۔

شعر 5 (مقطع): اپنی طرف سے وفا

مقطع میں شاعر خود سے مخاطب ہے کہ محبوب کو وفا کا پاس تھا یا نہیں، یہ اس کا معاملہ ہے؛ اے فراز! تم تو اپنی طرف سے وفا نبھاتے جاتے۔ یعنی دوسرے کی بے وفائی کے بدلے بے وفائی نہیں بلکہ وفا کرنی چاہیے۔ یک طرفہ وفا مشکل سہی مگر اعلیٰ اخلاق کی علامت ہے۔

Free notes: freebooks.pk

مرکزی خیال

غزل کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کو شکوہ شکایت کے بجائے عمل اور وفا کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ محبوب تعلق توڑ دے یا بے وفائی کرے تب بھی اپنی طرف سے وفا نبھانا، اندھیرے کا گلہ کرنے کے بجائے اپنے حصے کی شمع جلانا، اور حق کی خاطر بے خوفی سے قربانی دینا ہی اعلیٰ انسانی کردار ہے۔ اس میں غمِ جاناں کے ساتھ غمِ دوراں بھی جھلکتا ہے۔

اہم الفاظ کے معنی

سلسلے

تعلقات، رشتے۔

مراسم

میل جول، رسم و راہ۔

شکوہ

شکایت، گلہ۔

ظلمتِ شب

رات کی تاریکی؛ ظلم و جبر کا دور۔

شمع

موم بتی، چراغ۔

ہجر

جدائی۔

جاناں

محبوب۔

جان سے جانا

مر جانا۔

جشنِ مقتل

قتل گاہ کا میلہ؛ قربانی کا موقع۔

برپا ہونا

قائم ہونا، منعقد ہونا۔

پابجولاں
پاؤں میں زنجیر پہنے ہوئے۔

پاسِ وفا
وفا کا لحاظ۔

خاکہ
غزلِ فراز: اشعار کے پیغامات: یہ خاکہ احمد فراز کی غزل کے ہر شعر کا بنیادی پیغام دکھاتا ہے۔

غزلِ فراز: اشعار کے پیغامات

مطلع
سلسلے ٹوٹے، مگر مراسم کا لحاظ رہتا۔

↓

شمع
اندھیرے کا شکوہ نہیں، اپنے حصے کا چراغ جلاؤ۔

↓

ہجر
مرنا آساں، پھر بھی جان نکلنے میں عمر لگی۔

↓

مقتل
زنجیروں میں بھی ناچتے گاتے قربانی (مزاحمت)۔

↓

مقطع
دوسرا وفا کرے نہ کرے، تم وفا نبھاؤ۔

freebooks.pk

مختصر سوالات و جوابات
احمد فراز سلسلۂ دوستی ختم ہونے کے باوجود مراسم رکھنے کی خواہش کس بنیاد پر کر رہے ہیں؟
اس بنیاد پر کہ ان کے درمیان اتنی جان پہچان اور میل جول تو تھا کہ کم از کم آنا جانا رہتا۔

Free notes: freebooks.pk

دوسرے شعر سے ہمیں کون سا اخلاقی سبق ملتا ہے؟

اندھیرے اور برائی کا شکوہ کرنے کے بجائے اپنے حصے کا چراغ جلانا، یعنی عملی طور پر بہتری کی کوشش کرنا۔

شاعر کو ہجر میں مرنا بیک وقت آسان اور مشکل کیوں لگتا ہے؟

دکھ کی شدت سے موت آسان لگتی تھی، مگر جدائی آہستہ آہستہ جان لیتی رہی اور اس میں عمر لگ گئی۔

احمد فراز کا چوتھا شعر انقلابی اور مزاحمتی نوعیت کا کیسے ہے؟

شاعر کہتا ہے کہ قربانی کا موقع آتا تو ہم زنجیروں میں بھی ناچتے گاتے مقتل جاتے؛ یہ ظلم کے مقابلے میں بے خوفی ہے۔

کیا یک طرفہ طور پر وفا کا رشتہ نبھایا جا سکتا ہے؟

ہاں، مقطع کے مطابق دوسرا وفا کرے یا نہ کرے، انسان اپنی طرف سے وفا نبھا کر اعلیٰ کردار کا ثبوت دے سکتا ہے۔

اس غزل کی ردیف اور قوافی لکھیں۔

ردیف: جاتے؛ قوافی: جاتے، آتے، جلاتے، جاتے، گاتے، نبھاتے۔

صنعتِ مراعات النظیر کسے کہتے ہیں؟

شعر میں ایک ہی قبیل یا رعایت کے الفاظ لانا، جیسے ظلمت، شب اور شمع۔

مردف اور غیر مردف غزل میں کیا فرق ہے؟

مردف غزل میں قافیے کے بعد ردیف ہوتی ہے، غیر مردف میں صرف قافیہ ہوتا ہے۔

احمد فراز کا اصل نام اور جائے پیدائش لکھیں۔

سید احمد شاہ؛ نوشہرہ، خیبر پختونخوا۔

احمد فراز کس طرح کے شعرا سے متاثر تھے؟

فیض احمد فیض اور علی سردار جعفری جیسے ترقی پسند شعرا سے۔

احمد فراز کے کلیات کا نام کیا ہے؟

شہرِ سخن آراستہ ہے۔

یہ غزل کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

خوابِ گل پریشاں ہے۔

تفصیلی سوالات و جوابات

‘شکوۂ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا’ والے شعر کی فکری و فنی تشریح کریں۔

حوالہ

یہ شعر احمد فراز کی غزل سے ہے جو ‘خوابِ گل پریشاں ہے’ میں شامل ہے۔

مفہوم

رات کی تاریکی کا گلہ کرنے سے بہتر تھا کہ ہم اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے۔

فکری پہلو

ظلمتِ شب سے مراد ظلم، جہالت اور ناانصافی ہے؛ شاعر کہتا ہے کہ ہر فرد شکایت چھوڑ کر اپنی سطح پر روشنی (علم، نیکی، اصلاح) پھیلائے تو اندھیرا کم ہو سکتا ہے۔

فنی پہلو

ظلمت، شب، شمع اور جلانا میں مراعات النظیر؛ شمع علامت ہے مثبت عمل کی؛ سادہ زبان میں گہرا پیغام شعر کو ضرب المثل بنا دیتا ہے۔

‘جشنِ مقتل ہی نہ برپا ہوا ورنہ ہم بھی’ والے شعر کی فکری و فنی تشریح کریں۔

مفہوم

شاعر کہتا ہے کہ جشنِ مقتل برپا نہ ہوا، ورنہ ہم بھی زنجیروں میں جکڑے ہونے کے باوجود ناچتے گاتے مقتل کی طرف جاتے۔

فکری پہلو

یہ مزاحمتی اور انقلابی شعر ہے؛ حق کی راہ میں قربانی کو جشن سمجھنا اور ظلم سے نہ ڈرنا شاعر کا پیغام ہے۔

پس منظر

احمد فراز ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھانے پر قید و بند سے گزرے؛ یہ شعر ان کے ذاتی تجربے اور ترقی پسند فکر کا عکاس ہے۔

فنی پہلو

مقتل اور پابجولاں میں مراعات النظیر؛ ‘جشن’ اور ‘مقتل’ کا اجتماع تضاد پیدا کرتا ہے؛ ‘ناچتے گاتے’ میں بے خوفی کی تصویر۔

Free notes: freebooks.pk

احمد فراز کی اس غزل کا خلاصہ اور مرکزی خیال لکھیں۔

شکوہ

محبوب جاتے جاتے سارے تعلق توڑ گیا، حالانکہ پرانے مراسم کا تقاضا تھا کہ آنا جانا رہتا۔

اخلاقی سبق

اندھیرے کا گلہ کرنے کے بجائے اپنے حصے کی شمع جلانی چاہیے۔

ہجر اور مزاحمت

ہجر میں مرنا آسان تھا مگر عمر لگ گئی؛ قربانی کا موقع آتا تو زنجیروں میں بھی خوشی سے جاتے۔

وفا

مقطع کا پیغام ہے کہ دوسرا وفادار ہو یا نہ ہو، انسان کو اپنی طرف سے وفا نبھانی چاہیے۔

احمد فراز کی شخصیت اور شاعری پر نوٹ لکھیں۔

حالات

اصل نام سید احمد شاہ؛ نوشہرہ میں پیدا ہوئے؛ والد سید محمد شاہ برق فارسی شاعر؛ ایڈورڈز کالج اور پشاور یونیورسٹی سے تعلیم؛ اردو و فارسی میں ایم اے۔

فکر

فیض اور سردار جعفری سے متاثر؛ غمِ دوراں اور غمِ جاناں کا امتزاج؛ ناانصافی کے خلاف بغاوت اور قید و بند۔

عہدے

اکادمی ادبیات کے بانی ڈائریکٹر جنرل و چیئرمین، نیشنل بک فاؤنڈیشن کے چیئرمین۔

تصانیف و اعزازات

تنہا تنہا، جاناں جاناں، دردِ آشوب، خوابِ گل پریشاں ہے، نایافت، شب خون؛ کلیات ‘شہرِ سخن آراستہ ہے’؛ آدم جی ادبی انعام، کمالِ فن ایوارڈ، ستارۂ امتیاز، ہلالِ امتیاز۔

معروضی سوالات (MCQs)

جاتے جاتے توڑ گیا: (الف) تعلقات (ب) راہ و رسم (ج) مراسم (د) سلسلے

درست جواب: (د) سلسلے۔ سلسلے۔

Free notes: freebooks.pk

اپنے حصے کی جلاتے: (الف) آگ (ب) موم بتی (ج) اگربتی (د) شمع

درست جواب: (د) شمع۔ شمع۔

شاعر نے حوصلہ شکنی کی ہے: (الف) مایوسی کی (ب) اداسی کی (ج) تنہائی کی (د) شکوہ شکایت کی

درست جواب: (د) شکوہ شکایت کی۔ شکوۂ ظلمتِ شب۔

اگر جشنِ مقتل برپا ہوتا تو شاعر جاتا: (الف) ناچتے ہوئے (ب) گاتے ہوئے (ج) گریہ و زاری کرتے ہوئے (د) ناچتے گاتے ہوئے

درست جواب: (د) ناچتے گاتے ہوئے۔ ناچتے گاتے۔

فراز مقطع میں بے وفائی کے بدلے بات کر رہے ہیں: (الف) بدلہ لینے کی (ب) وفا کرنے کی (ج) بے وفائی کی (د) تعلق منقطع کرنے کی

درست جواب: (ب) وفا کرنے کی۔ اپنی طرف سے وفا نبھانا۔

اس غزل کی ردیف ہے: (الف) جاتے جاتے (ب) جاتے (ج) آتے (د) تھا

درست جواب: (ب) جاتے۔ جاتے۔

احمد فراز کا اصل نام تھا: (الف) سید احمد شاہ (ب) احمد علی (ج) سید محمد شاہ (د) احمد ندیم

درست جواب: (الف) سید احمد شاہ۔ سید احمد شاہ۔

احمد فراز کہاں پیدا ہوئے؟ (الف) پشاور (ب) کوہاٹ (ج) نوشہرہ (د) مردان

درست جواب: (ج) نوشہرہ۔ نوشہرہ۔

احمد فراز کے والد کا تخلص تھا: (الف) برق (ب) فیض (ج) جوش (د) شاد

درست جواب: (الف) برق۔ سید محمد شاہ برق۔

احمد فراز کے کلیات کا نام ہے: (الف) شہرِ سخن آراستہ ہے (ب) نسخہ ہائے وفا (ج) کلیاتِ فراز (د) سارے سخن ہمارے

درست جواب: (الف) شہرِ سخن آراستہ ہے۔ شہرِ سخن آراستہ ہے۔

یہ غزل کس مجموعے سے ہے؟ (الف) تنہا تنہا (ب) جاناں جاناں (ج) خوابِ گل پریشاں ہے (د) شب خون

درست جواب: (ج) خوابِ گل پریشاں ہے۔ خوابِ گل پریشاں ہے۔

'پابجولاں' کا مطلب ہے: (الف) ننگے پاؤں (ب) پاؤں میں زنجیر (ج) پاؤں زخمی (د) تیز رفتار

درست جواب: (ب) پاؤں میں زنجیر۔ پاؤں میں زنجیر پہنے ہوئے۔

Free notes: freebooks.pk

تیز نظر ثانی خلاصہ

- شاعر: احمد فراز (سید احمد شاہ)، نوشہرہ؛ والد سید محمد شاہ برق؛ فیض و سردار جعفری سے متاثر؛ اردو و فارسی میں ایم اے۔
- عہدے: اکادمی ادبیات کے بانی ڈی جی و چیئرمین، نیشنل بک فاؤنڈیشن کے چیئرمین۔
- ماخذ: خوابِ گل پریشاں ہے؛ کلیات: شہرِ سخن آراستہ ہے۔
- ردیف: جاتے؛ قوافی: جاتے، آتے، جلاتے، جاتے، گاتے، نبھاتے؛ مردف غزل۔
- پیغامات: مراسم کا لحاظ، اپنے حصے کی شمع، ہجر کی جان کنی، جشنِ مقتل (مزاحمت)، یک طرفہ وفا۔
- مراعات النظیر: ظلمت، شب، شمع؛ مقتل، پابجولاں۔

امتحانی نکات

- دوسرے اور چوتھے شعر کی تشریح میں علامتی معنی (ظلمتِ شب = ظلم و جہالت، مقتل = قربانی) ضرور لکھیں۔
- مراعات النظیر کی مثال دیتے وقت شعر کے متعلقہ الفاظ کو الگ سے نشان زد کریں۔
- ردیف 'جاتے' اور قافیے میں فرق واضح رکھیں: جلاتے، گاتے، نبھاتے قوافی ہیں۔
- پسندیدہ شعر کے سوال میں 'اپنے حصے کی شمع' والا شعر منتخب کر کے اس کا عملی پیغام لکھنا آسان ہے۔
- تراکیب کے جملے بناتے وقت مراسم، ظلمتِ شب، جشنِ مقتل، پابجولاں اور پاسِ وفا کا درست مفہوم استعمال کریں۔

Free notes: freebooks.pk